THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4, No.1, 2026
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

ادیانِ عالم میں شعار کا تصور اور ان کی حرمت ایک تجزیاتی مطالعہ

A Research Article on the Concept of Religious Symbols in World Religions

Rubina Kausar
Lecturer, Department of Islamic Studies, The University of Lahore (UOL), Lahore, Pakistan.
Javaira Iftikhar
Lecturer, Department of Islamic Studies, The University of Lahore (UOL), Lahore, Pakistan.

Abstract

This research article presents an analytical study of the concept of religious symbols (Sha'a'ir) in world religions and explores their sanctity and significance within different faith traditions. Religious symbols are the outward and inward signs through which adherents of a religion express their worship, beliefs, and religious identity. In Islam, the term Sha'a'ir Allah (symbols of Allah) holds immense sanctity, as they represent manifestations of faith (iman), piety (taqwa), and servitude to the Almighty. The Holy Qur'an explicitly mentions these symbols and elevates their veneration to the level of piety of the heart. Similarly, other world religions also recognize symbols as fundamental to their religious identity, such as sacrifice and the house of worship in Judaism, baptism and the cross in Christianity, and temples and ritual worship (puja) in Hinduism. This study adopts a comparative methodology to examine these concepts across different religious traditions, aiming to clarify that in Islam, religious symbols are not merely rituals but serve as a profound connection between belief and practice. The research explores the theological foundations, historical development, and contemporary relevance of religious symbols, analyzing how they function as markers of identity, devotion, and communal belonging. It also discusses the issue of sanctity and respect for religious symbols, highlighting the importance of interfaith understanding and tolerance in a pluralistic world. The study concludes that while each religious tradition has its own distinctive symbols, the underlying purpose of these symbols is universal: they serve as a means to connect the human being with the Divine, reinforce communal identity, and manifest the inner dimensions of faith through outward expressions.

Keywords: *Religious Symbols, Sha'a'ir, Islam, Qur'an, Comparative Religion, Sanctity, Worship*

تعارف

انسانی تہذیبوں میں شعار (علامتیں، رسومات، نشانیاں، اور شعائر) مذہبی شناخت کا مرکزی جزو رہی ہیں۔ شعار نہ صرف مذہبی روایات ہوتے ہیں بلکہ وہ اخلاقی تعلیم، اجتماعی یاد، تاریخی عہد، اور کائناتی معنی کو بھی منتقل کرتے ہیں۔ یہ مقالہ شعار کے نظریاتی مفہوم، مختلف مذاہب میں ان کے اظہار، اور ان کے عملی سماجی اثرات کا تقابلی تجزیہ پیش کرتا ہے۔

شعار (شِعار، جمع: شعائر) عربی لفظ "شَعَرَ" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہیں "پہچان" یا "علامت"۔ مذہبی اصطلاح میں شعار سے مراد وہ علامات، رسومات، نشانیاں یا اعمال ہیں جو کسی مذہب یا عقیدے کی شناخت بن جاتے ہیں۔

امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں:

(مادہ: شعر) "الشعائر: علامات دین ومناسک اللہ "(1)

یعنی "شعائر وہ نشانات ہیں جو دین اور عباداتِ الٰہی کو ظاہر کرتے ہیں۔"

شعار کی اصطلاحاتی وضاحت: (Definitions & Concepts)

- **عبادتی شعار** (علامت، نشانی، رسم): وہ مرئی یا باطنی علامتیں جو ایک مذہب یا عبادتی طریق کو ظاہر کریں۔
- **اجتماعی شعائر** (شَعَائِر): عربی اصطلاح جو عام طور پر مخصوص مذہبی اعمال یا نشانیوں کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اسلام میں یہ اصطلاح قرآن و حدیث میں بطورِ احترام مذکور ہے۔
- **علامتی شعائر:** علامت کی اصطلاح (Symbol) میں تنوع ہے: الٰہی، تاریخی، اخلاقی، اور رسومات و علامتیں۔

یہ شعائر امت مسلمہ کی وحدت، اطاعت، اور روحانی بیداری کا ذریعہ ہیں۔

اسلامی نقطۂ نظر: شعائر کا فلسفہ اور نصوص

قرآنِ مجید میں شعار کے تصور کی براہِ راست شواہد کے ساتھ روحانی اور اخلاقی اہمیت واضح کی گئی ہے، مثلاً:

وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ۔(2)

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کے شعائر کا احترام کرتے ہیں، وہ اپنے دل کی تقویٰ کی علامت دکھاتے ہیں—یعنی شعائر ایک باطنی حالت (تقویٰ) کے ظاہری اظہار ہیں۔

سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: "يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ"(3)

"اے ایمان والو اللہ کی نشانیوں کی بے حُرمتی نہ کرو۔"

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ:

"شعائر اللہ سے مراد وہ تمام اعمال ہیں جن کے ذریعے اللہ کی عبادت کی جاتی ہے، مثلاً حج، قربانی، طوافِ کعبہ وغیرہ۔ ان کی تعظیم اس بات کی دلیل ہے کہ بندے کے دل میں ایمان اور خشیت موجود ہے۔"(4)

ابن منظور الافریقی لفظ "شعار" کی تحقیق میں رقمطراز ہیں:

> "یہ شعیرہ کی جمع ہے اور (شعار) ہر وہ چیز ہے جس کو اللہ عزوجل کی اطاعت کی نشانی بنایا گیا ہو جیسا کہ وقوف، طواف، سعی، رمی اور ذبح وغیرہ(5)

---

(1) امام راغب اصفہانی، مفردات القرآن،

(2) سُورَةُ الْحَجّ (22:32)

(3) سورۃ المائدہ، (5:1)

(4) تفسیر ابن کثیر، ج3، ص 221

(5) ابن منظور، اللسان العرب

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

تفسیر قرطبی میں اس آیت کی شرح میں لکھا ہے:

"صفا و مروہ کو شعائر میں شامل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ان کے درمیان سعی کرنا صرف رسم نہیں بلکہ عبادت اور اطاعت کا عمل ہے، جو توحید اور بندگی کی علامت ہے۔"[1]

علامہ بدر الدین عینیؒ رقمطراز ہیں:

"الشعائر" "شعیرہ" کی جمع ہے، جوہری نے فرمایا ہے کہ "الشعائر" حج کے اعمال ہیں اور ہر وہ چیز ہے جس کو اللہ عزوجل کی اطاعت کی علامت اور نشانی بنایا گیا ہے-زجاج نے فرمایا: اللہ عزوجل کی عبادت کی تمام جگہیں شعائر اللہ ہیں یعنی جن کو کسی عبادت کی علامت بنا دیا گیا وہ شعائر ہیں اور ایک قول کیا گیا ہے کہ ہر وہ عمل جس کو کسی خاص عبادت کے لیے معین کیا گیا ہو وہ شعار ہے۔[2]

اس کی تفسیر میں "ابو الفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیرؒ نے امام محمد بن ابی موسیٰ کا قول نقل کرتے ہوئے فرمایا:

"وقوف، مزدلفہ، جمار، رمی، حلق اور بُدن "شعائر اللہ " میں سے ہے-حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ سب سے بڑی "شعائر اللہ" "بیت اللہ ہے ۔"[3]

اس کی تفسیر میں امام رازیؒ فرماتے ہیں:

"شعائر اللہ کسی ایک معین چیز کے ساتھ خاص نہیں بلکہ تمام مکلفات کو شامل ہے اور حضرت حسنؒ کا قول اس کے قریب ہے کہ "شعائر اللہ" اللہ عزوجل کا دین ہیں۔[4]

امام شافعیؒ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"و هي كل ما كان لله عزوجل من الهدي وغيره" [5]

"اس میں ہر وہ چیز شامل ہے جو اللہ عزوجل کے لیے ہو مثلاً ہدی وغیرہ"

"قُلِ اسْتَهْزِءُوْاۚ إِنَّ اللهَ مُخْرِجٌ مَا تَحْذَرُونَ ۔ وَ لَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَ نَلْعَبُ ط قُلْ اَبِاللهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُوْلِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۔ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ ط" [6]

(1) تفسیر قرطبی، ج2، ص178

(2) عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، باب وجوب الصفا والمروۃ وجعل من شعائر اللہ

(3) تفسیر ابن کثیر، ج1،

(4) امام رازیؒ، مفاتیح الغیب،

(5) تفسیر الإمام الشافعي، المائدہ:02

(6) اللسان العرب، 3:135

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

"اور اے محبوب (ﷺ) فرمادیجئے ہنسے جاؤ اللہ کو ضرور ظاہر کرنا ہے جس کا تمہیں ڈر ہے اور اے محبوب (ﷺ) اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے - تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول (ﷺ) سے ہنستے ہو - بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر -"

ان آیات مبارکہ کا شانِ نزول بیان فرماتے ہوئے علامہ ابن کثیرؒ نے تین روایات رقم فرمائیں، جن میں غزوہِ تبوک کے موقع پہ مسلمانوں کی تعداد کی کمی کو موضوعِ بحث بنا کر مذاق اڑایا گیا - اختصار کی خاطر ایک روایت زیبِ قرطاس کرتے ہیں:

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:

"غزوہ تبوک کے موقع پر ایک مجلس میں ایک شخص (منافق) نے کہا کہ میں نے ان قاریوں سے زیادہ کھانے میں پیٹو، کلام میں جھوٹے اور لڑائی میں بزدل کسی اور کو نہیں دیکھا - مسجد میں سے ایک دوسرے شخص نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو بلکہ تم منافق ہو - مَیں رسول اللہ (ﷺ) کو ضرور بتاؤں گا - پس رسول اللہ (ﷺ) کی بارگاہِ اقدس میں یہ بات پہنچی تو قرآن حکیم کی آیات نازل ہوئیں - حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں اس شخص کو دیکھ رہا تھا وہ رسول اللہ (ﷺ) کی اونٹنی کے ساتھ چمٹا ہوا تھا اور پتھر اس کے پاؤں کو زخمی کر رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا یا رسول اللہ (ﷺ) ہم تو یونہی آپس میں ہنسی مذاق کر رہے تھے اور (سیدی رسول اللہ (ﷺ) اس کی طرف نظرِ التفات نہیں فرما رہے تھے) اور آپ (ﷺ) یہ آیات مبارکہ تلاوت فرما رہے تھے:

"وَ اِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًاؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ"(1)

"اور جب تم نماز کیلیے اذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں یہ اس لیے کہ وہ نرے بے عقل لوگ ہیں -"

اس آیت مبارکہ کے تحت علامہ جریر طبریؒ ایک روایت نقل فرماتے ہیں:

"مدینہ طیبہ میں ایک (بدبخت) عیسائی تھا جب وہ سیدی رسول اللہ (ﷺ) کے مؤذن کو سنتا کہ وہ (اپنی زبان مبارک سے) پکار رہا ہے "اَشْھد اَنّ محمداً رسول اللہ" تو وہ ملعون کہتا: "حُرِّقَ الکاذب" (معاذ اللہ) - ایک رات اس کی خادمہ آگ لائی تو وہ اور اس کے گھر والے سوئے ہوئے تھے - آگ سے ایک شرارہ اُڑا تو تمام گھر جل گیا اور وہ نصرانی اور اس کے گھر کے لوگ بھی جل گئے۔"(2)

اس روایت مبارک سے مسلمانوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ اللہ کے دین کی علامت کی اہانت کا ارتکاب اگر ایک غیر مسلم نے بھی کیا تو اللہ عزوجل نے اس کو ذلت و رسوائی سے دوچار فرمادیا۔

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا" (3)

"اے ایمان والو جنھوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنالیا ہے ان کو دوست نہ بناؤ -"

---

(1) سورۃ المائدہ:5:58

(2) اللسان العرب،135:3

(3) سورۃ المائدہ:5:57

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

اس آیت مبارک کی روشنی میں پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ پاک نے ایسے لوگوں کی رفاقت اختیار کرنے سے منع فرمایا جو اللہ عزوجل کے دین متین کو کسی بھی حوالے سے مذاق اڑاتے ہیں اور شعائر اللہ کی توہین کرتے ہیں دوسری بات اگر بفرض محال اگر ایسے مقامات یا ایسی محافل سے گزر ہو جہاں شعائر اللہ (زمان، مکان یا اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندوں کے مزارات و تبرکات وغیرہ) کی بے ادبی ہو رہی ہو تو چاہیے کہ وہ فوراً وہاں سے اٹھ جائے۔جیسا کہ اللہ رب العزت کا فرمان مبارک ہے:

’وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُكْفَرُ بِهَا وَ یُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ الْكٰفِرِیْنَ فِیْ جَهَنَّمَ جَمِیْعَا ‘‘(1)

"اور بے شک اللہ عزوجل تم پر کتاب میں اتار چکا کہ جب تم اللہ عزوجل کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو بے شک اللہ کافروں اور منافقوں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا۔"

اسلامی شعائر میں **خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ، صفا و مروہ، قربانی، اذان، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، اور جمعہ و عیدین** کے اجتماعات شامل ہیں۔یہ تمام اعمال نہ صرف عبادات ہیں بلکہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد، اطاعت اور روحانی اجتماعیت کا مظہر بھی ہیں۔

شعار کی حیثیت احادیثِ نبوی میں

"احادیث میں شعائر کی تعظیم کو ایمان کا جزو قرار دیا گیا ہے۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ"...(2)

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اعمال کا ثواب اور حیثیت ارادے/نیت پر مبنی ہوتا ہے اس سے شعائر کے باطنی مقصد کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

- عبادات و مناسک کے حوالے سے نبوی ارشادات

حضرتِ رسول ﷺ نے امت کو اپنے طریق حج و عبادات سے روشناس رکھا۔امت کو شریعتی شعائر کی اتباع، ان کے ظاہری اور باطنی دونوں پہلوؤں کی طرف رہنمائی کی گئی۔(مختلف صحیح کتبِ احادیث میں متعدد روایات موجود ہیں۔)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کو چھونا شعائر اللہ کی تعظیم ہے۔"(3)

ایک اور حدیث میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ

قال رسول اللہ ﷺ" :جُعِلَتْ لِيَ الأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا"(4)

"میرے لیے پوری زمین مسجد اور پاکیزہ بنادی گئی ہے۔"

---

(1)سورۃ النساء،4:140

(2) صحیح البخاري، کتاب الحیل، حدیث:6953

(3)سنن ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب استلام الحجر

(4) صحیح بخاری، کتاب التیمم، حدیث 335

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

یہ حدیث اس امر کی دلیل ہے کہ اسلام کے شعائر صرف مخصوص مقامات تک محدود نہیں بلکہ پوری امت کے اعمال اور طرزِ زندگی میں رچے بسے ہیں۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے مومن کے دل میں اپنے شعائر کی تعظیم ڈال دی ہے، اور یہ ایمان کی علامت ہے۔"[1]

اسلام میں شعائر کی تعظیم دراصل توحید کے اقرار، ایمان کی پختگی اور عبادت کی روح کی علامت ہے۔

فقہی اعتبار سے شعائر کا دائرہ

فقہاء کے نزدیک شعائر اللہ میں وہ تمام امور داخل ہیں جو:

1. عبادت یا بندگی کی علامت ہوں۔
2. امت کے دینی تشخص کو ظاہر کریں
3. جنہیں ترک کرنے سے دینی علامت مٹ جائے۔

ادیانِ عالم میں شعار کا کردار نہ صرف روحانی وابستگی کا مظہر ہے بلکہ یہ مذہبی وحدت، اجتماعی شعور اور عقیدے کی وفاداری کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ ہر مذہب اپنے مخصوص شعائر کے ذریعے اپنے ماننے والوں میں مذہبی احساس کو بیدار رکھتا ہے۔ مختلف مذاہب میں شعار ایمان، عبادت، روحانیت، اور اجتماعی وحدت کی علامت کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔

یہودیت میں شعار(Judaism)

یہودیت میں شعائر کی بنیاد تورات اور موسوی شریعت پر ہے۔ یہ شعائر خدا کے ساتھ عہد اور شریعت کی وفاداری کی یاد دہانی کراتے ہیں۔ اہم مذہبی شعار درج ذیل ہیں:

I. **معبد اور خدا کا نام**۔(The Temple and the Name of God) تقدس کی علامت

تورات میں آیا ہے کہ

"You shall not profane My holy name, that I may be sanctified among the children of Israel."[2]

II. **ختنہ (Circumcision)** عہد کی علامت

تورات میں ہے:

"اور یہ میرا عہد ہے جو تمہارے اور تمہارے بعد تیری نسل کے درمیان رکھا جائے گا: ہر مرد کا ختنہ کیا جائے۔"[3]

(1) مسند احمد بن حنبل، حدیث نمبر ۲۳۴۵۵

(2) The Torah, Leviticus 22:32

(3) کتابِ پیدائش، باب 17، آیت 10

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

تفسیرِ عبرانی مفسر راشی کے مطابق:

"ختنہ خدا کے ساتھ تعلق کی نشانی ہے، اور اس کے ترک کرنے سے بندہ خدا سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔"(1)

III. **سبت (Sabbath)** ہفتہ کے دن عبادت اور آرام کا شعائر

"یاد رکھ کہ تو سبت کے دن کو مقدس رکھے۔ چھ دن کام کر، لیکن ساتواں دن تیرے خداوند کا ہے۔"(2)

یہ دن محض آرام کا نہیں بلکہ خدا کی یاد اور شکر گزاری کا دن ہے، جیسا کہ **تالمود** (Shabbat 10b) میں آیا ہے:

"سبت وہ دن ہے جب انسان زمین پر خدا کی بادشاہت کا اقرار کرتا ہے۔"

IV. **عبادت خانہ (Synagogue) اور یروشلم کا ہیکل**

یہودی مذہب میں عبادت خانہ اور ہیکل دونوں شعائرِ خدا کے مراکز ہیں۔

"ہیکل سلیمانی کو "بیت اللہ" کہا گیا، اور اس کی زیارت کو قربتِ الٰہی کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔"(3)

"You shall not profane My holy name, that I may be sanctified among the children of Israel."(4)

2۔ عیسائیت میں شعائر کا تصور

عیسائیت میں شعائر کا تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات اور قربانی کے عقیدہ سے ہے۔ عیسائی عقیدہ کے مطابق شعائر انسان کو "روحانی نجات (Salvation) " سے جوڑتے ہیں۔

I. **بپتسمہ (Baptism)** گناہوں سے پاک ہونے کی علامت

انجیلِ متی میں ہے:

"پس جاؤ اور سب قوموں کو شاگرد بناؤ، اور ان کو بپتسمہ دو، باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے۔"(5)

تفسیرِ سنت آگستین (St. Augustine) میں ہے:

"بپتسمہ دل کی طہارت کی علامت ہے، جس سے مومن نئے روحانی عہد میں داخل ہوتا ہے۔"(6)

II. **قربانیِ مسیح (Eucharist / Holy Communion)**

عیسائیت کا سب سے مرکزی شعیرہ ہے، جو حضرت عیسیٰؑ کے آخری عشائے مقدس (Last Supper) کی یادگار ہے۔

---

(1)Rashi Commentary on Genesis 17:10

(2)خروج 20:8-10

(3)Chronicles 7:16

(4)The Torah, Leviticus 22:32

(5)انجیل متی، 28:19

(6)City of God, Book 10, Chap. 6

"یہ میرا بدن ہے جو تمہارے لیے دیا جاتا ہے، یہ میرے یادگار میں کیا کرو۔"(1)

III. **صلیب** (The Cross) ایمان اور نجات کی سب سے بڑی علامت

صلیب عیسائیت کا مذہبی نشان ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کی قربانی کی یاد دلاتا ہے۔

پولوس رسول نے کہا:

"ہم مسیح کی صلیب پر فخر کرتے ہیں، جس کے ذریعے دنیا ہمارے لیے مصلوب ہوئی۔"(2)

"Anyone who blasphemes the name of the Lord must be put to death.(3)"

مقدس احکامات کی مقدسات اور شادی کی قربانی مسیحی مومنوں کے اتحاد اور مشن کے لئے مقدس ہیں۔ وہ دوسروں کی نجات کے لئے قائم ہیں۔ یہ تعلیمات دوسروں کو اپنی خدمت کے ذریعہ اپنی ذاتی نجات تک پہنچاتے ہیں۔ یہ دو حرمین وطن کو چرچ میں وصول کنندہ ایک خاص مشن دے اور خدا کے لوگوں کو قائم کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ شعائر مسیحی ایمان کی روحانی گہرائی کو ظاہر کرتے ہیں اور جماعتی عقیدے کو مضبوط بناتے ہیں۔

3۔ہندومت میں شعائر کا تصور

ہندو دھرم میں شعائر کا تعلق "دھرم" اور "کرما" سے ہے، جو زندگی کے ہر پہلو میں مذہبی رنگ دیتے ہیں۔ یہ شعائر علامتی بھی ہیں اور عملی بھی، جو انسان اور دیوتا کے تعلق کو ظاہر کرتے ہیں۔

I. **پوجا** — (Puja) دیوتا کے سامنے عبادت اور عقیدت کا اظہار

بھگوت گیتا میں ہے:

"جو شخص عقیدت سے مجھے پوجتا ہے، وہ میرا پیارا ہے۔"(4)

II. **یَجّیہ** — (Yajna) قربانی یا آتش نذر

ویدوں میں یجیہ کو فطرت کی قوتوں کو خوش کرنے کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔

رِگ وید (Rig Veda 1.1.1) میں ہے:

"اگنی دیوتا، ہم تیری عبادت کرتے ہیں تاکہ ہماری دعائیں قبول ہوں۔"(5)

(1)لوقا 22:19
(2)Galatians 6:14
(3)The Holy Bible, Leviticus 24:16
(4)Bhagavad Gita, 9:29
(5)رِگ وید (Rig Veda 1.1.1)

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

III. **تیرتھ یاترا** (Tirtha Yatra) مقدس مقامات کی زیارت

ہندوؤں کے نزدیک گنگا ندی، بدری ناتھ، کیلاش، اور بنارس کے مقامات گناہوں سے نجات کے شعائر ہیں۔

منو سمرتی میں ہے:

"جو مقدس دریاؤں میں غسل کرتا ہے وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔"[1]

"One who insults the Vedas, Gods, or Brahmins shall go to darkness."[2]

یہ شعائر انسان اور دیوی دیوتاؤں کے درمیان روحانی ربط کو ظاہر کرتے ہیں۔

بدھ مت میں شعار

بدھ مت ایک مذہب اور فلسفہ ہے جس میں مختلف روایات، عقائد اور طریقوں کو شامل کیا گیا ہے، جن کی زیادہ تر تعلیمات سدھارتھ گوتم سے منسوب ہیں۔ بدھ مت میں زیادہ تر شعار **اخلاقی اصولوں** اور **مراقبہ کے اعمال** (Meditation practices) پر مبنی ہیں۔

اہم شعائر میں شامل ہیں:

- **دھرم چکر** (Wheel of Dharma): بودھی تعلیمات کی علامت۔
- **گوتم بدھ کا مجسمہ**: نروان اور سکون کی یاد دہانی۔
- **مندر، خانقاہ، اور مراقبہ**: روحانی پاکیزگی کے مظاہر۔
- **وساکھ تہوار**: گوتم بدھ کی پیدائش و نروان کی یاد۔

"Those who show reverence to the Buddha, Dharma, and Sangha gain merit and peace."[3]

دیگر ادیان میں شعار

- **سکھ مت** "پانچ ککار" سکھ مت میں، "پنچ کاکار" وہ پانچ مذہبی علامتیں ہیں جنہیں گرو گوبند سنگھ نے 1699 میں سکھوں کے لیے لازمی قرار دیا تھا۔ یہ پانچ چیزیں ہیں: **کیس** (بال کٹوانے کے لیے)، **کنگھا** (بالوں کو صاف رکھنے کے لیے)، **کڑا** (ایک دھات کی موٹی چوڑی جو طاقت کی علامت ہے)، **کرپان** (دفاع کے لیے ایک چھوٹی تلوار)، اور **کچھا** (گھٹنے کے برابر زیر جامہ)۔
- **زرتشتیت**: آگ (نورِ حق) کی علامت۔
- **چین کے مذہب (تاؤمت، کنفیوشسیت)**: اخلاقی ہم آہنگی، قربانی اور فطرت کے احترام کے مظاہر۔

---

(1) Manu Smriti 5:105

(2) Manu Smriti 5:105

(3) Dhammapada, Verse 183

شعار کا تقابلی مطالعہ

بنیادی مقصد	شعار کی نوعیت	مذہب
تقویٰ و وحدتِ امت	شعائر اللہ، عبادات، قربانی، کعبہ	اسلام
عہدِ خدا کی یاد	سبت، ختنہ، طہارتِ خوراک	یہودیت
نجات و ایمان	صلیب، بپتسمہ، عشائے ربانی	عیسائیت
الوہیت سے قربت	پوجا، تلک، مورتی پوجا	ہندو مت
نروان و سکون	مراقبہ، دھرم چکر	بدھ مت
مذہبی شناخت و مساوات	پانچ ککار	سکھ مت

تقابلی خلاصہ (Comparative Summary)

- **اسلام:** شعائر بہت حد تک توحیدی، باطنی تقویٰ اور اجتماعی اتحاد پر مبنی؛ قرآن و سنت میں ان کی شان واضح۔
- **یہودیت:** عہد اور شریعت کی پابندی کے طور پر شعائر۔
- **عیسائیت:** نجات، مسیحی قربانی اور جماعتی عبادات کی علامتیں۔
- **ہندو/بدھ:** علامتیں اکثر تمثیلی اور روحانی تجربے کی یاد دلاتی ہیں؛ بدھ مت میں باطنی اصلاح پر زور۔
- **مشترکہ پہلو:** تمام مذاہب میں شعار انسان کو کسی بڑے مقصد، اخلاق اور اجتماع سے جوڑتے ہیں اختلاف صرف تشریح و اظہار کی سطح پر ہوتا ہے۔

شعار کے سماجی، نفسیاتی اور ثقافتی اثرات (Analysis)

1. **معنوی یکجہتی:** شعائر قوم یا مذہبی جماعت میں اجتماعی شناخت کو مستحکم کرتے ہیں۔
2. **تعلیم و انفرادی نفسیات:** علامتیں افراد کو اخلاقی نمونہ سکھاتی ہیں؛ باطنی نیت (intentions) کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔
3. **تاریخی یادگاری:** شعائر ماضی کے واقعات (تاریخی یا اساطیری) کو زندہ رکھتے ہیں۔
4. **سیاسی / قانونی اثرات:** بعض اوقات مذہبی شعار سیاسی شناخت یا قانونی روایتوں میں بھی اثر انداز ہوتے ہیں مثلاً مذہبی دنوں کی سرکاری تعطیلات وغیرہ۔

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

عملی سفارشات (Practical Recommendations for Further Research / Application)

1. **متناقی مطالعات:** ہر مذہب کے ابتدائی متون (مثلاً قرآن، تورات، بائبل، وید، بھگود گیتا، دمہ پد) کا گہرائی سے تقابلی مطالعہ کریں۔
2. **نظریاتی فریم ورک:** علامت شناسی (semiotics) اور مذہبی نشانیات پر جدید نظریہ کو اپنائیں (مثلاً چارلس ساندرز پیرس یا کلود لیوی-سٹروس کے تناظر میں)۔
3. **میدانی تحقیق:** مختلف معاشروں میں شعائر کا عملی اثر (سوشل کوہیژن، روزمرہ زندگی) کو انٹرویوز اور مشاہدے کے ذریعے ماپا جائے۔
4. **تعلیمی نصاب:** شعائر کی مذہبی اور بین المذاہب اہمیت کی تعلیم اسکول و یونیورسٹی نصاب میں شامل کی جائے تاکہ رواداری اور بین المذاہب فہم پیدا ہو۔

نتیجہ (Conclusion)

شعار انسان کے مذہبی احساس کا ظاہری اور علامتی اظہار ہیں۔ یہ صرف رسومات نہیں بلکہ عقیدہ، تاریخ، اور اجتماعی شعور کی علامتیں ہیں۔ تمام ادیان میں شعار انسان کو خدا، اخلاق اور معاشرتی نظم سے جوڑتے ہیں۔ اسلام میں شعار کا تصور سب سے متوازن اور خالص توحیدی بنیادوں پر قائم ہے، جو دل کے تقویٰ سے مربوط ہے جب کہ دیگر ادیان میں شعار زیادہ تر مادی یا تاریخی علامتوں پر مرکوز ہیں۔ دوسری طرف دیگر ادیان میں شعار مختلف روحانی، اخلاقی اور تاریخی معنی رکھتے ہیں۔ تقابلی مطالعہ ہمیں دکھاتا ہے کہ فرق کے باوجود شعار کا بنیادی مقصد انسان کو اخلاقی، یادگار، اور معنوی ربط فراہم کرنا ہے۔